



سوال

(14) ایسی صورت میں بیٹے نے ماں کو غسل دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والدہ کی میت کو اس کے بیٹے نے غسل دیا، باوجودیکہ اس کے بیٹے کی بیوی موجود تھیں، ایسی صورت میں بیٹے نے ماں کو غسل دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سبل السلام میں ہے:

((وانافی الاجانب فانہ اخرج الوداؤد فی المراسیل من حدیث ابی بکر بن عیاش عن محمد بن ابی سہل عن مکحول قال قال رسول اللہ ﷺ اذا ماتت المرأة مع الرجال لیس فیہم امراة غیرہا۔
والرجل مع النساء لیس معہن رجل غیر فانہما یتیمان ویدفنان وھما بمنزلۃ من لا یجد الماء انتھی محمد بن سہل ہذا ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال البخاری لایتابع علی حدیثہ وعن علی علیہ السلام
قال قال رسول اللہ ﷺ لا یتزف فیک ولا تنظر الی فیک ولا میت رواہ الوداؤد وابن ماجہ فی اسنادہ اختلاف)) (ص ۱۹۳)

”یعنی مکحول رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت مر جائے اور کوئی دوسری عورت وہاں نہ ہو یا مرد مر جائے اور کوئی دوسرا مرد وہاں نہ ہو تو تیمم کر کے ودفن کر دیے جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی ران ننگی نہ کر اور کسی کی ران کی طرف نہ دیکھو خواہ زندہ ہو یا مردہ۔“

اس سے معلوم ہوا کہ خاوند بیوی کے سوا کوئی مرد عورت کو اور کوئی عورت مرد کو غسل نہ دے جس شخص نے ماں کو غسل دیا ہے اُس نے بہت برا کیا۔

(عبداللہ امرتسری روپڑ) (فتاویٰ اہل حدیث روپڑ ص ۲۳۵)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 47



محدث فتویٰ